سوال

15(393)شعبان کے روزے کی قضائی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

۱۵شعبان کو روزہ رکھنا چاہیے اگر کسی وجہ سے ۱۵شعبان کو روزہ نہ رکھے تو رمضان کے بعد اس کے بدلے دو روزے رکھے ۔ حدیث :

«قَالَ رَسُوْلُ ا ﷺ لِرَجُلٍ اَمَا صُمْت سَرَرَ ہٰذَا الشَّھْرِ (1) وفی روایة أَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ (2) وَفِی رِوَايَةٍ أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ ہٰذَا الشَّھْرِ فَإِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ وَفِی رِوَايَةٍ فَإِذَا اَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَکَانَہ» (3)

''رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کہا کیا تم نے اس ماہ کے سَرَرَ میں روزہ نہیں رکھا اور ایک روایت میں ہے کیا تو نے شعبان کے سَرَرِ میں روزہ نہیں رکھا اور ایک روایت میں ہے کیا تو نے اس ماہ کے سُرَّة میں روزہ رکھا ہے پس جب تو افطار کرے تو دو روزے رکھ اور ایک روایت میں ہے پس جب تو افطار کرے رمضان سے پس تو اس کی جگہ دو روزے رکھ'' ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث : «اَمَا صُمْتَ سَرَرَ ہٰذَا الشَّھْرِ» الخ میں محفوظ لفظ ''سَرَرَ'' ہے یا ''سَرَارَ'' نہ کہ لفظ ''سُرَّة'' اگر لفظ ''سُرَّة'' محفوظ ہو بھی تو اس سے مراد آخر ہے نہ کہ وسط چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں ''سَرَرَ'' کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے

«قَالَ اَبُوْعُبَيْدٍ وَالْجُمْھُوْرُ : اَلْمُرَادُ بِالسَّرَرِ ہُنَا آخِرُ الشَّھْرِ سُمِّيَتْ بِذٰلِکَ لِاِسْتِسْرَارِ الْقَمَرِ فِيْھَا وَہِیَ لَيْلَةُ ثَمَانٍ وَعِشْرِيْنَ وَتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَثَلاَثِيْنَ ۔ وَنَقَلَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ وَسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّ سَرَرَہ اَوَّلُہ ، وَنَقَلَ الْخَطَّابِیُّ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ کَالْجُمْھُوْرِ ۔ وَقِيْلَ السَّرَرُ وَسَطُ الشَّھْرِ حَکَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اَيْضًا ، وَرَجَّحَہ بَعْضُھُمْ وَوَجْھُہ بِاَنَّ السَّرَرَ جَمْعُ سُرَّةٍ وَسُرَّةُ الشَّيْئِ وَسَطُہ وَيُؤَيِّدُہُ النَّدْبُ اِلٰی صِيَامِ الْبِيْضِ وَہِیَ وَسَطُ الشَّھْرِ وَاَنَّہ لَمْ يَرِدْ فِیْ صِيَامِ آخِرِ الشَّھْرِ نَدْبٌ بَلْ وَرَدَ فِيْہِ نَھْیٌ خَاصٌّ وَہُوَ آخِرُ شَعْبَانَ لِمَنْ صَامَہ لِاَجْلِ رَمَضَانَ وَرَجَّحَہُ النَّوَوِیُّ بِاَنَّ مُسْلِمًا اَفْرَدَ الرِّوَايَةَ الَّتِیْ فِيْھَا سُرَّةُ ہٰذَا الشَّھْرِ عَنْ بَقِيَّةِ الرِّوَايَاتِ وَاَرْدَفَ بِھَا الرِّوَايَاتِ الَّتِیْ فِيْھَا الْحَضُّ عَلٰی صِيَامِ الْبِيْضِ وَہِیَ وَسَطُ الشَّھْرِ کَمَا تَقَدَّمَ لٰکِنْ لَمْ اَرَہ فِیْ جَمِيْعِ طُرُقِ الْحَدِيْثِ بِاللَّفْظِ الَّذِیْ ذَکَرَہ وَہُوَ سُرَّةٌ بَلْ ہُوَ عِنْدَ اَحْمَدَ مِنْ وَجْھَيْنِ بِلَفْظِ سَرَارٍ وَاَخْرَجَہ مِنْ طُرُقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِیْ فِیْ بَعْضِھَا سَرَرٌ وَفِیْ بَعْضِھَا سَرَارٌ ، وَہٰذَا يَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ آخِرُ الشَّھْرِ» الخ

''کیا تم نے اس ماہ کے آخر میں روزہ نہیں رکھا الخ میں محفوظ لفظ سرر ہے یا سرار نہ کہ لفظ سرة ۔ اگر لفظ سرة محفوظ ہو بھی تو اس سے مراد آخر ہے نہ کہ وسط چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں لفظ سرر کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ابو عبید اور جمہور نے کہا ہے سرر سے یہاں ماہ کا آخر مراد ہے اور اس کے ساتھ نام رکھا گیا ہے اس

میں چاند کے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے اوروہ اٹھائیسویں اورانتیسویں اورتیسویں رات ہے اورابوداودنے اوزاعی اورسعید بن عبدالعزیز سے نقل کیا ہے کہ سرر کا معنی اول ہے اور خطابی نے اوزاعی سے جمہور کی طرح نقل کیا ہے اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ سرر کا معنی درمیان ہے اس کو بھی ابوداودنے حکایت کیا اوربعض نے اس کو ترجیح دی ہے اوراس کی وجہ یہ ہے کہ سرر جمع سرۃ کی ہے اور سرۃ درمیان کوکہتے ہیں اورایام بیض کے روزوں کا مندوب ہونا اس کی تائید کرتا ہے اوروہ ماہ کا درمیان ہے اورماہ کے آخر کے بارے کوئی ندب وارد نہیں ہوابلکہ اس میں خاص نہی وارد ہوئی ہے اوروہ شعبان کا آخر ہے جورمضان کی وجہ سے اس کے روزے رکھے اورامام نووی نے اس کو ترجیح دی ہے کیونکہ امام مسلم نے اس روایت کو علیحدہ بیان کیا ہے جس میں اس ماہ کے سرۃ کا لفظ ہے باقی روایات سے اوراس کے بعدوہ روایات لائے ہیں جن میں ایام بیض کے روزوں کی ترغیب ہے اوروہ ماہ کا درمیان ہے جیسا کہ گذرچکا لیکن حدیث کے تمام طرق میں میں نے اس لفظ کو نہیں دیکھا جس لفظ سے اس نے ذکر کیا ہے اوروہ سرۃ ہے بلکہ وہ احمد کے پاس دووجہوں سے لفظ سرار کے ساتھ ہے اوراس نے کئی طرق سے سلیمان التیمی سے بیان کیا ہے بعض میں سرر ہے اوربعض میں سراراوریہ دلالت کرتا ہے کہ اس سے مراد ماہ کا آخر ہے ‘‘

اورامام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب منعقد فرمایا ہے بَابُ الصَّوْمِ فِي آخِرِ الشَّهْرِ جس سے پتہ چلتا ہے کہ امام بخاری بھی سرر کا معنی آخر ہی کرتے ہیں نہ کہ وسط یا اول پھر بخاری کی تبویب سے واضح ہے کہ وہ شعبان کی تخصیص کے بھی قائل نہیں یادرہے پندرھویں شعبان کے متعلق روایت ’’قُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا‘‘ ’’رات کو قیام کرواوردن کو روزہ رکھو‘‘کمزورہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

---

(1)بخاری کتاب الصوم۔ باب الصوم من آخرالشھر

(2)مسلم۔ کتاب الصوم۔ باب صوم سرر شعبان

(3) صحیح مسلم۔کتاب الصیام۔ باب صوم سرر شعبان

احکام ومسائل

روزوں کے مسائل ج1ص282

محدث فتویٰ